رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

الحکم

ہے دست ہمت میں زور قضا کا
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

سالانہ قیمت صرف عوام سے پانچ روپیہ

نمبر ۲۵	قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۱۹	جلد ۲۱

لنڈن احمدیہ مسلم مشن!!

ایک معزز تعلیم یافتہ سکاچ لیڈی کا قبول اسلام

حضرت محمد صادق صاحب مضافات لنڈن میں تبلیغی کام کر کے واپس مرکز میں آگئے ہیں اور اُن کے ہاتھ پر ایک معزز تعلیم یافتہ سکاچ خاتون مسز میگی رابرس نے جو کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھی۔ اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عابدہ رکھا گیا۔ یہ خاتون اپنی حسن خدمات جنگ میں ایک پولیس افسر کی حیثیت سے ملک معظم کی طرف سے طلائی تمغہ کا انعام پاچکی ہیں حضرت مفتی کو مغربی افریقہ کے لوگوں نے لیکچر دینے کے واسطے بلایا ہے۔ وہ عنقریب وہاں جانے والے ہیں ✦

درس قرآن شریف کے ہر اتوار نو ۵ ½ بجے ۶ بجے تک لیکچر کا سے قبل درس قرآن کریم ہوتا ہے۔ حاضرین توجہ سے سنتے ہیں ✦

لیکچرس کے لنڈن احمدیہ لیکچر روم میں گذشتہ دو ہفتوں میں "ضرورت القرآن" اور "اسلامی نماز" پر خاکسار نے دو تقریریں کیں۔ تقریروں کے بعد سوال وجواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ حاضرین اس سے فائدہ اُٹھاتے اور دلچسپ بحث کرتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ بوڑھے فاضل انگریز جرنلسٹ سکیدانلڈ نے خوب حصہ لیا۔ حاضرین میں ایک رومانی خاتون بھی تھی۔ اسکے علاوہ چودھری صاحب الیف محمد سیال ایم۔اے نے شہر نوکشتن میں چار تقریریں کیں عموماً ایک بڑی تعداد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو رہی ہے ✦

عبدالرحیم نیر ۲۵ راکتوبر ۱۹۱۹ء

اخویم ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - وفات اخویم منشی
اروڑا خانصاحب کا حال پڑھکر جو کیفیت دل مضطر
کی ہوئی وہ ان چند اشعار میں ظاہر کی گئی ہے براہ مہربانی
درج اخبار فرمائیے ✲

خاکسار محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلہ

یہاں ایمان سے رہنا سراسر کامرانی ہے
وہاں اسلام پر جانا حیات جاودانی ہے
بہشتی مقبرہ میں منشی اروڑا خان جا لیٹے
یہ اُن کے راسخ الایمان ہونے کی نشانی ہے
مسیحا کے وہ مہماں سال میں کئی بار ہوتے تھے
زہے قسمت اب اُنکی تا قیامت مہمانی ہے
خدا نے خاتمہ ایمان کامل پر کیا اُس کا
یہ بھی اُنکی عنایت ہے کمال مہربانی ہے
توانائی ملی اُس کو ضعیف و ناتواں ہو کر
نہ اب وہ ضعف پیری ہے نہ اب وہ ناتوانی ہے
جوانی عمر نہ کر دی محبت احمدی میں گزر گئے
مزا ایسے بڑھاپے پر جو الفت کی جوانی ہے
امیری ٹھاٹھ اور آپ پر فقیرانہ بسر کرنا
حکایت حال کی اُس مرنے والے کی زبانی ہے
مسیحا سے ہوا زندہ سدا عشق مسیحا میں
حیات تو یہی ہے بس یہ لطف زندگانی ہے
عجب تھی خاک دل اُسکے نام پاک سے پیدا
رہ عشق میں جسنے مدتوں تک خاک چھانی ہے
ہمیں ہے یاد وہ دھونی رما کر بیٹھنا اُس کا
نصیب اب اُس کو فخر خاک میں یار جانی ہے
بچھڑ کے بھیا تم اور انکھیں ڈبڈبا آئیں
کہا یہ درد دل نے اب یہ وقت نوحہ خوانی ہے
گئے عبدالکریم اور آہ نور الدین اعظم بھی
فراق میر حامد شاہ کا سوز نہانی ہے
محمد خاں - اروڑا خاں پورانے دوست احمد کے
نہ اُن کا کوئی ہمرنگ اور نہ اُن کا کوئی ثانی ہے
پورانے دوستوں کی موت نے توڑا دل مضطر -
معانی کی نہیں آمد نہ لفظوں میں روانی ہے
جہاں کے مخلصوں کو چھوڑ کر گوشہ میں ہو بیٹھیں
چلیں دار الاماں جس جا مزار آنجہانی ہے
ہزاروں رحمتیں اور اسکے دوستوں پر ہوں
لقب جس کو خدا سے احمد صاحبقرانی ہے
بس اب تو اپنا جی اس زندگی سے بھر گیا ثاقب
چلو اب چھوڑ دو اسکو یہ دنیا جلد فانی ہے

ثاقب میرزا فانی - مالیر کوٹلہ -

دار الامان کا ہفتہ

(۱) ۱۴ نومبر کو جناب انسپکٹر صاحب مدارس تشریف لائے اور مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ فرمایا - اسکے علاوہ لنگر خانہ مدرسہ احمدیہ مہمان خانہ - لائبریری و دیگر دفاتر میں بمع حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکریٹری - مخدوم و مکرم ماسٹر محمد الدین ہیڈ ماسٹر و دیگر بزرگان کے تشریف لے گئے - خاکسار سے بھی تمام احباب کی ملاقات ہوئی نہایت مہربانی سے پیش آئے سیلون سے آئے ہوئے طلباء سے دیر تک گفتگو کی -

(۲) ۱۸ نومبر کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور قادیان تشریف لانے والے ہیں ہم صاحب بہادر کی آمد پر صدق دل سے ویلکم کہتے ہیں -

(۳) جلسہ کی تاریخیں مقرر ہو گئیں اعلان صفحہ ۸ پر ہے -

(۴) یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ لنگر خانے کے انتظام کے لیے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے جسکے سکریٹری مکرم ماسٹر عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال مقرر ہوئے ہیں - اور

(۵) سید اسد علیشاہ صاحب جنہوں نے پچھلی دفعہ سالانہ جلسہ کا کام نہایت عمدگی سے کیا تھا اور نہایت قابل آدمی ہیں انکی خدمات لنگر خانہ میں منتقل کی گئی ہیں - انشاء اللہ انکی ذات سے بہت سی بہتری کی امید ہے ✲

الحکم کے متعلق کچھ

الحکم کا اجرا

خدا کا شکر ہے کہ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے جو خدا کے محض فضل سے خدمت دین کے لئے محو رہے باوجود متواتر مصروفیت اور غیر حاضری کا احساس کرکے الحکم کو جاری کر دیا۔ میں اپنے مخلص احباب اور الحکم کے قدیم سرپرستوں اور مربیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے خادم قدیم کے جگر پارہ کی ہمت افزائی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں۔ وہ الحکم کی ہر قسم کی اعانت سے اپنے خادم زادہ کے ہاتھ کو مضبوط کریں اعانت میں کچھ یہ دیں۔ جدید خریدار مہیا کریں۔ اس نوجوان کو خدمت سلسلہ کے لئے مفید اور کارآمد بنانے کے لئے کوئی حوصلہ شکنی اور صبر آزما بات پیش نہ آنے دیں۔ یہ ہماری تحریک ہے صرف ان دوستوں سے جو الحکم کے ہمیشہ سے محسن اور مربی اور قدردان ہیں۔ سب سے بڑھکر وہ دعاؤں سے اپنے نوجوان خادم کی مدد کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے استقلال اور اخلاص کی روح سے بہرہ یاب فرمائے آمین۔

سلسلہ کے مبلغین سے التماس

مبلغین سلسلہ میں سے کوئی بھی ایسا فرد نہیں جو الحکم کے کارناموں سے واقف نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ ان میں سے کبھی کسی نے باوجود وعدوں کے الحکم میں اپنے مضامین بھیجنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی عبداللہ صاحب اب واپس آ رہے ہیں خیر صاحب بڑے وعدے کرکے گئے ہیں اور میں انہیں کہا کرتا تھا کہ بمبئی سے کشتی میں سوار ہونے کے بعد ہونے والی پہلی چیز الحکم ہوگی وہ عملی طور پر ظاہر ہے۔

صوفی غلام محمد صاحب کو اپنی وہ یادداشت پڑھنی چاہئے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھ کر دی تھی۔ تب انہیں معلوم ہوگا کہ ایڈیٹر الحکم نے بھی کچھ یاد دلایا تھا۔ میری غرض صاف الفاظ میں ان دوستوں کی شکایت ہے جن کا فرض تھا اور ہے۔ کہ وہ الحکم کے لئے اپنے کارناموں کی تاریخ لکھتے اگر وہ پہلے اس کام کو نہیں کر سکے تو اب اسکی تلافی کریں۔

سلسلہ کے موجودہ اخبارات سے تماس

سلسلہ کے جسقدر اخبارات اب جاری ہیں ظاہر ہے کہ ان کی اشاعت کا باعث وہ مذاق ہے جو الحکم نے

عسر اور مشکلات کی گھڑیوں میں پیدا کیا۔ اور وہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی جامع تاریخ الحکم ہے اور حضور کے کلمات طیبات کا امین انکا ہی بزرگ ہم عصر ہے اور اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یاد کو تازہ کرنے اور آپ کے کلام سے نئی نسلوں کو سرشار کرنے کے لئے وہ اپنے اسی بڈھے خادم کے رہین منت ہیں اسلئے وہ معاصرانہ انداز سے نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ سلسلہ کے اس خادم قدیم کا زندہ رکھنا قوم کی ایک ذمہ داری کا پہلو رکھتا ہے۔ اسلئے اپنے کالموں میں الحکم کے لئے زبردست اپیل کریں اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جو اپیل اپنی آخری سالانہ تقریر میں کی تھی اسکو شایع کرکے جماعت سے اسکا پورا کرانے کا مطالبہ کریں اور متواتر تحریک فرما دیں۔

الحکم کے ناظرین سے ایک بات

میری مصروفیت نے اپنا دوسرا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ اور نظر عاطفت نے مجھے سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک دوسرا موقعہ عطا فرمایا ہے اسلئے مجھے اندیشہ ہے کہ میں الحکم کی طرف شاید پوری توجہ نہ کر سکوں بلکہ زیادہ تر میں اپنے اوقات میں سے سیرۃ کے لئے ہی بمشکل وقت نکال سکونگا۔ (وباللہ التوفیق) تاہم اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں الحکم کے لئے بالکل کچھ بھی نہیں کر سکونگا۔ خدا کے فضل پر مجھے بھروسہ ہے کہ وہ مجھے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دیگا جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے الحکم کے متعلق مجھ سے لیا تھا۔ میں اپنے ۳۳ سال کے دوستوں کو جو الحکم کے یوم اجرا سے اسکے ساتھ چلے آتے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نہ میری وجہ سے بلکہ اپنے محسن و آقا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کی یادگار کو زندہ رکھنے کا پورا عزم کریں۔

الحکم کا سالانہ نمبر

احمدی جماعت کے بزرگوں سے التماس

سالانہ نمبر کم از کم دسمبر تک شایع ہوگا

امسال الحکم وہ نمبر جو ہمیشہ سے چھپتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار کے طور پر شایع کیا جاتا رہا ہے شایع نہیں ہو سکا۔ اور میں نے اعلان کیا تھا کہ سالانہ جلسہ پر اسکے قائم مقام ایک نمبر شایع کیا جاوے اسوقت اس نمبر کے متعلق کوئی تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ البتہ اگر یہ نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے شائع ہوگا تو انشاء اللہ یہ ایک

قابل قدر تحفہ ہوگا۔

جو احباب اپنے دوستوں کو دے سکیں گے اور تبلیغ کے لیے بھی ایک مفید ذریعہ ہوگا۔

اس نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور سلسلہ کی عظمت کے اظہار کیلیے مختلف شعبوں پر قابل اور سلسلہ کے عظیم الشان بزرگوں کے مضامین ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی مع آپکے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کے دینے کا ارادہ ہے۔ لیکن اس نمبر کی کامیابی جہانتک اسباب کا تعلق ہے دو باتوں پر موقوف ہے۔

اول - اس کی تعداد دس ہزار ہو۔

دوم - اہل علم بزرگ اسکے لیے مضامین لکھیں۔

میں غیر قوموں کے اخبارات کے خاص نمبروں کی اشاعت کی اعداد دیکھ کر ایک حق پرست قوم اور سلسلہ کے مخلصین پاک جذبات کی توہین نہیں کرنی چاہتا۔ اسکے یہ معنی ہونگے کہ انکی غیرت و احساس اشاعت دین کیلیے پیدا کرنیکیلیے جذبات آفریں امور کی ضرورت ہے جو قوم

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہو

اور جسکے اخلاص و ایثار نے عالم میں تبلیغ کے ذرائع پیدا کرلیے ہوں۔ اس کو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ۔

تبلیغی سلسلہ کیلیے یہ کام کیا جاتا ہے کرو

میں چاہتا ہوں کہ یہ نمبر کم از کم دس ہزار شائع ہو اسلیے میں صرف سو آدمیوں کو پکارتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک سو سو کاپی خرید کر

دس ہزار کی تعداد مطلوبہ کو پوری کر دے

انشاء اللہ یہ نمبر کم از کم تین سو صفحہ کا ہوگا۔ کاغذ نہایت عمدہ لگایا جائیگا اگر دس ہزار کی تعداد پوری نہ ہوئی تو میں شاید اسے شائع نہ کرسکوں گا۔ یہ اب جماعت کا کام ہے وہ اسکی اشاعت یا عدم اشاعت کے سوال کو سوچے ۲۵ نومبر تک اسکا فیصلہ ہو جانا چاہیئے تا معلوم ہو سکے۔

سلسلہ کی انجمنوں کی تعداد بھی تین سو کے قریب ہے اگر ہر ایک انجمن ۵۰ کاپیاں اوسط خرید لے تو پندرہ ہزار شائع ہو سکتا ہے مگر میں ابھی کچھ نہیں کہتا واقعات اسکا جواب دینگے۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ قیمت کیا ہوگی ایک کاپی کی۔ موجودہ حالت میں جبکہ سامان طباعت میں بہت مشکلات اور کاغذ گراں ہے۔ ایک کاپی پر ۸ر کے قریب لاگت آئیگی اور محصول ڈاک وغیرہ ملا کر ۱۲ر فی کاپی قیمت ہو سکے گی۔ کچھ شک نہیں کہ ایک کاپی کے خریدار کے لیے تو یہ بات بڑی نہیں مگر جو شخص ایک سو کاپی خرید لیگا اسکے لیے ایک بہت بڑی رقم دینی پڑے گی۔ مگر یہ بات ایک مخلص مسلم کے حوصلہ اور جوش اشاعت و تبلیغ کے لیے ہیچ ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اسکا حجم بجائے سو کے ۲۴۰ کا کر دیا جاوے اور اس صورت میں ۸ر قیمت ہو سکے گی بہر حال یہ سوال بعد میں فیصل ہو سکے گا۔ فی الحال پہلا امر یہ ہے کہ دس ہزار کے لیے درخواستیں ہوں۔ اور میں اسکے لیے جماعت کے کریم النفس اور اشاعت سلسلہ کے لیے دردمند دل۔ اور خاص جوش رکھنے والے

سو بزرگوں کو پکارتا ہوں

اللہ تعالیٰ اسپر رحم کرے جو میری آواز کو سننے میں جذبات آفریں الفاظ میں اس تحریک کو پیش کرسکتا تھا مگر میں نہایت سیدھے سادے الفاظ میں ادائے مطلب کی ضرورت سمجھی ہے۔ فی الحال سو سو پرچوں کے لیے درخواستیں آنا چاہئیں۔ دس بیس کی درخواستیں بھی درج رجسٹر ہونگی۔ لیکن اولاً سو بزرگ اٹھیں اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ میں اپنے معاصرین سے بھی ملتمس ہوں کہ اس تحریک کو شائع کردیں۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی

ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان

احمدیت میں باہمی رشتہ داری میں مشکلات

کئی سال گذرے تھے میں کہ میں نے بمبئی کے ساحل سمندر سے باہمی رشتہ داری کے مشکلات پر قوم کو توجہ دلائی تھی اور اہل قلم اور صاحب الرائے احباب کو اسپر اظہار خیالات کی تحریک کی تھی مگر ایک دو مضمون نکلکر رہ گئے۔

اب جبکہ میں اتفاق سے پھر بمبئی میں مقیم ہوں برادر مکرم محمد یوسف صاحب کا ایک مضمون الفضل میں اسی موضوع پر پڑھتا ہوں۔

حقیقت میں یہ سوال معمولی سوال نہیں۔ احمدیت کے تمدن اور تہذیب معاشرۃ کا بہت بڑا انحصار اس سوال کے مختلف پہلوؤں کے حل پر موقوف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن سے تیار کرنی چاہی تھی اور جو اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسکی مضبوط ہستی کے لیے معاشرۃ کے اصولوں میں غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہ دینے کا ایک اہم مسئلہ رکھا گیا تھا۔ اور خود حضور علیہ السلام نے اپنے بیٹیوں اور بیٹوں کی شادی کر کے بتا دیا تھا کہ آپ ذات پات کے قیود کو توڑنے کے لیے عملی نمونہ چاہتے ہیں۔ لیکن مجھکو اس امر کے کہنے میں قطعاً مضائقہ نہیں اور میں ایک واقف انسان کی حیثیت میں کہ رہا ہوں کہ باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نمونہ کے۔ باوجود آپ کی کھلی کھلی ہدایات اور بینات کے اس پہلو میں ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور وہ بات جو ان اکرمکم عند الله اتقاکم میں تعلیم کی گئی تھی ہمارے نظر سے اوجھل ہو رہی ہے اور زمانہ کے موجودہ اثرات کے نیچے مطمح نظر وہی ہو رہا ہے جس کو ہم دور رکھنے کے لیے

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد لیا گیا تھا

اس لیے اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کفو کا سوال ایک جدا ہے اور ذات پات کی قیود اور بندشوں سے الگ ہے لیکن اس کو آڑ بنا کر اصل حق اور مقصود کو دور پھینک دینا ایک ایسی قوم کی جمعیت اور غیرت ملی سے بعید ہے جو دنیا کے لیے نمک ہو کر آئی ہو اور مشمول اُخرجت للناس ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس قسم کی غلط کاریوں کے خلاف زور سے آواز اٹھائی جائے۔ اور شادی بیاہ کے تعلقات میں ہمارا اعلیٰ ترین معیار اور اکرام اور خوبی کا صرف

مذہبی عملی زندگی ہو۔

اگر ہمارے اندر یہ نہیں اسکے لیے ہم تعلقات پیدا نہیں کر سکتے تو میری رائے میں شادی بیاہ کے تعلقات محض ایک کمزرتی رنگ پیدا کرینگے۔ اسواسطے اسوقت جبکہ قوم ترقی کر رہی ہے۔ اس قسم کے امور کی اصلاح لازمی چیز ہے جماعت کے قابل اور معزز بزرگوں کو اس معاملہ میں عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور قاسمی صاحب کی تجاویز کو عملی لباس پہنانے کی سعی لازمی چیز ہے۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی

دو مبارکبادیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے گھر میں ۲۹ اکتوبر کی صبح کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین اس باپ کے لیے قرۃ العین بنائے آمین۔ ہم صدق دل سے شیخ صاحب موصوف کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۲) مکرم مولوی فضل الدین صاحب وکیل کا رخصتانہ جناب شیخ عبدالرحیم صاحب کے گھر سے ہو کر ۱۱ نومبر ۱۹۱۹ء کو دعوت ولیمہ دیگئی۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لیے مبارک اور بابرکت فرمائے۔ ہم صدق دل سے مولوی صاحب کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

سفر نامہ

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

ہم ازہر کے رستے میں ہم راستے میں جا ہی رہے تھے کہ اِدھر اُدھر سے لوگوں نے لمبی لمبی حیرت زدہ نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک صاحب نے آکر مجھپر غصہ ظاہر کیا اور ہاتھ کے اشارے سے میرے سر کی طرف اشارہ کیا اور چلدیا۔ میں حیران ہوکر اپنی طرف دیکھنے لگ گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اسکے اشاروں کا کچھ پتا نہ چلا اور شیخصاحب بھی ہکّے بکّے۔ ابھی دوسرے بازار میں گئے ہی تھے کہ پھر ویسا ہی معاملہ ہوا۔ کچھ سمجھ نہ آئے کہ لوگ ہمپر کیوں ناراض ہو رہے ہیں۔ اس بازار کے آخری کونے پر پہنچے ہی تھے کہ ایک شخص نے سامنے سے آکر مجھپر ناک چڑھائی اور کچھ آنکھیں تیز کیں اور کچھ بڑبڑا کر میری ٹوپی کو اُٹھایا اور اسے میرے سر پر پھر رکھدیا اور چپکے سے چلدیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ شاید ٹوپی پر مٹی یا چونہ لگا ہو جس کی طرف یہ اشارہ کر رہا ہے میں نے ٹوپی کو اُٹھا کر دیکھا اور ویسی کی ویسی رکھدی بعد میں جاکر جب ہمنے اس واقعہ کا ذکر ایک دوسرے سے کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ میں نے ٹوپی غلط پہنی ہوئی تھی۔ پھندنا بجائے اسکے کہ پیچھے لٹکے آگے طرف لٹک رہا تھا۔ اور یہ انکے ہاں یہودیوں کی ایک نشانی تھی۔ جسکو دیکھنا ان دو بڈّھے شخصوں نے گوارا نہ کیا۔ لیکن میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کو کیسے خبر ہوئی کہ میں مسلمان ہوں۔ ایک مدت تک مجھے اس سوال کا جواب نہ آیا پیچھے مجھے انکے درمیان رہنے سے تھا معلوم ہوا کہ میرے لباس سے اُنھوں نے پہچانا کہ میں ہندوستانی ہوں۔ اور ہر ایک ہندوستانی اُنکے خیال میں مسلماں ہے۔ خصوصاً عوام کے نزدیک۔

میں نے بعض یورپین مصنفوں کے شرقی ممالک کے متعلق سیاحت نامہ پڑھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مصنفوں سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ ایک نہایت سرسری نظر اور سطحی معرفت کی بنا پر اہل مشرق کے معتقدات اور اعادات پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور انکی اپنی علمی پونجی یہ ہوتی ہے۔ کہ نہ وہ انکی زبان جانتے ہیں۔ نہ انکے درمیان مدت تک رہتے ہیں اور اگر کچھ دیر ان میں رہتے ہیں تو انکے درمیان بے تکلفانہ اختلاف ہرگز نہیں ہوتا۔ اسلیے انھیں ان لوگوں کے اطوار و عادات کا صحیح علم ہرگز نہیں ہوتا۔ میں باوجود اسکے کہ چھ سال تک عربی ممالک میں رہا ہوں۔ ان کی زبان کو اچھی طرح سیکھا ہے۔ ان سے نہایت ہی عمیق باہمی میل جول رکھی ہے۔ ان کے گھروں میں۔ ان کے اہل وعیال میں ایک فرد کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ پھر بھی مجھے ان کے متعلق غلط فہمی ہو جایا کرتی ہے۔ بارہا میرے دوست محمد رستم حیدر نے اس نقطہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اجانب ہمارے ملکوں میں چند مہینے سیاحت کرتے ہیں اور اپنے وطنوں کو جاکر نہایت ضخیم لغو کتابیں لکھ دیتے ہیں۔ اور اُنکو ہمارے اسلوب تفکر اور طرز معیشت کے متعلق ذرا بھی صحیح علم نہیں ہوتا۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ انسان معرفت بھی کے تکامل میں ایک طویل تجربہ کا محتاج ہے۔ ہم اپنے درمیان یہ دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ میں رہنے والے۔ ایک گھر میں پرورش پانے والے ایک ہی زبان بولنے والے۔ ایک ہی قسم کی تعلیم حاصل کرنے والے بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ لیکن لبا اوقات ایک دوسرے کے مافی الضمیر کے سمجھنے میں خطرناک غلطیاں کر دیتے ہیں۔ اور بڑی

مشکل سے ــ انھیں اپنی غلط فہمی کا پتہ لگتا ہے۔
اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک اجنبی مسافر اپنی معرفت و علم میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔

وہ ذرا ذرا بات میں اسبات کا محتاج ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا آکر اُسکو سمجھائے۔ زبان سے ناواقف انسان ایک بچے کے مانند ہی۔ جو اپنے ارد گرد کی ہزاروں اشیاء کو جاننے کے لیے نہ صرف اپنے اقرباء کے محبت بھرے اشاروں کا محتاج ہوتا ہے۔ بلکہ ایک مدت مدید تحصیل علم اور تجارب کے بعد جاکر اسکی آنکھ کھلتی ہی ــ اور اسے شعور ہوتا ہی کہ وہ اپنی محیط ہیں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور ارد گردگی موجودات کے ساتھ کیا تعلق ہے اور کیسے برتنا چاہیئے۔

اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ہم قاھرہ شہر کے بازار میں ان اجنبی لوگوں کے درمیان کیا تھے اور ہمپر کیا اثر ہوا ہوگا۔ جب ایک ناواقف شخص آکر ٹوپی اُٹھاتا ہی۔ اور اسے اپنی رائے اور فکر کے مطابق کسی خاص طرز وضیعت میں رکھتا ہے۔ اس معمولی عادت کو سمجھنے کے لیے ہمیں نہ صرف ایسے شخص سے نہ پوچھنے کی ضرورت پڑی جو ہماری زبان جانتا تھا بلکہ ایک مدت تک رہنے کی ضرورت تھی۔ تاکہ ہمیں پورے طور پر معلوم ہو سکے کہ ان کی ہندوستان کے متعلق کیا رائے تھی۔ اور یہودیوں سے کہاں تک نفرت اور دینی تعصّب تھا۔

اگرچہ یہ واقعہ آپ صاحبان کے لیے مضحکہ خیز ہوگا۔ لیکن ہمارے لیے اہم اور ضروری اسبات کا سبق تھا کہ ہم اس ملک میں نئے نئے آئے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی زبان سے ناواقف ہیں۔ انکی طرز معیشت سے جاہل۔ انکے رسم و رواج سے ناآشنا ان کے معتقدات سے بے بہرہ۔ ان کے آداب مجلس و گفتگو کو نہیں جانتے تھے کہ ان کو ہمارے ملک کے متعلق کیا علم تھا اور کسقدر تھا۔

اسلیے ہمیں انکے درمیان رہنے کے لیے از بس احتیاط چاہیے۔ اور ان کے سمجھنے میں جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیئے۔

خیر میں اپنی ٹوپی بے شعوری میں سیدھی کر واکے ہم جہاں جا رہے تھے چل پڑے یعنی ازھر یونیورسٹی کو۔

ہم اس نئے بازار میں اپنے لباسوں کے ساتھ کیا تھے؟

اسوقت ہمیں کچھ معلوم نہ تھا۔ ہاں اتنا مجھے یاد ہے کہ ہم ان میں اکثر لوگوں کو کوٹ اور پتلوں میں دیکھکر نفرت آمیز لہجہ میں طعن کرتے تھے اور نہایت ہی افسوسناک ادا میں انھیں بے دین کا لقب دیتے تھے۔ شیخ صاحب نے تو موںھ پھیر کر لاحول وا بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ کہ یہ کیا عجب ہیں؟ ڈاڑھی منڈے۔ کوٹ پتلون پہنے۔ کرنٹے۔ اور میں بھی آپکے تعصب میں قدرے شریک تھا۔ لیکن ہمیں اسکا مطلقاً شعور نہ تھا کہ ہم اپنی تبنیوں اور کوٹوں کے ساتھ ان کی نظر میں کیا تھے۔ ہمیں اپنا لباس تو نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتا تھا اور خاص کر اس خوشی کے دن میں وہ نیا لباس۔ ہم ان پر ہنستے تھے اور یہ معلوم نہ تھا کہ وہ آپس میں ہمپر کیا پھبتیاں اڑا رہے ہیں۔ میں آگے چلکر اس کا مفصل ذکر کرونگا۔ (باقی)

مسلمانوں کی ترقی و عظمت کا راز

فقط اس امر میں مضمر تھا کہ وہ ہر ایک بات میں اسوۂ نبی صلعم کو مدنظر رکھتے تھے۔ اگر آج مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنا اور موجودہ قعر ذلت سے نکلنا چاہیں تو خدا کے برگزیدہ نبی مصلح اعظم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات اور مقدس حالات کا مطالعہ کریں کی ترغیب دلانے ہمنوا اس مقصد کی اشاعت کیلئے گزشتہ سال بھی اخبار اتحاد امرتسر کا نبی نمبر شائع کیا گیا تھا۔ جو ملک میں بڑی قدرو منزلت اور مقبولیت کی نظر سے دیکھا گیا۔ اسد فعہ بھی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ربیع الاول کی تقریب سعید پر اخبار مذکور کا نبی نمبر عمدہ کاغذ۔ نفیس چھپائی کیساتھ شائع ہوگا جو اخلاق و پاکیزگی ادب و اطاعت احسان و اخوت۔ عدل و شجاعت۔ اور اصلاح فلاح کا بہترین مرقع ہوگا۔ عاشقان رسول ذیشان کو چاہیے کہ وہ اسکی بہت سی کاپیاں خرید کر اپنے احباب و اقارب و مسلمان لڑکے لڑکیوں بہنوں۔ بیبیوں میں تقسیم فرما کر داخل حسنات ہوں۔ اہل قلم اصحاب سے استدعا ہے کہ وہ اسوۂ نبی صلعم کی اشاعت میں مدد دینے کیلئے *

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ان کی قدر کرو۔ اور اگر انکے متعلق کچھ شکایت ہو تو اسکے علاج میں سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کے لیے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہو اسکے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ۔ موتیا بند پڑوال۔ پھولا۔ جالا۔ گکرے ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لیے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی۔ پی۔ بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں

اکسیر کافر فتیلہ		۸/
گولی واقع ضعف بصارت	"	عہ/
خارش چشم کا اکسیر۔۔۔	"	۱۲/
سرمہ نوری۔۔۔۔۔۔	"	۳/
سرمہ زنگاری از مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی۔۔۔	"	عہ/
سرمہ مروارید۔۔۔۔۔۔	"	۱۰/
سرمہ نور کا ظہور۔ ضعف بصارت کیلیے مفید فی ماشہ		۴/

سلک مروارید کا چوتھا حصہ

عالیہ خاتون

ایڈیٹر الحکم کا بمبئی کی سلسل سہندی کا لکھا ہوا

قصہ

سلک مروارید کے چوتھے حصہ کا نام عالیہ خاتون رکھا گیا ہو اسکے تعلیم نسواں کے خاص پہلوؤں پر بحث کی گئی ہو۔ یوروپین فیشن کے دلدادہ مسلمانوں کے طریق معاشرت و تمدن کی حقیقت آشکارا کرنے کی محض اسلیے کوشش کی گئی ہے۔ کہ انہیں اسلامی شعائر سے واقفیت اور ڈومیسٹک عالف کی ان برکات سے واقف کیا جائے۔ جو اسلام نے عطا کی ہیں۔ یہ

فرضی قصہ نہیں

بلکہ واقعات کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ اور نسوانی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی خاطر لکھا گیا ہے

ایک ہزار ۱۰۰۰ درخواستوں کے آنے پر

شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ سلک مروارید کی تقطیع کے

سو ۱۰۰ صفحوں پر ہوگا۔

قیمت صرف ۶/